بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۱۰۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

Digitized By Khilafat Library Rabwah

الفضل — روزنامہ — قادیان

یوم چہارشنبہ

جلد ۳۳ | ۱۱ ماہ شہادت ۱۳۲۴ھ | ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ | ۱۱ اپریل ۱۹۴۵ء | نمبر ۸۵

مدینۃ المسیح

لاہور ۱۰ ماہ شہادت۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹½ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

قادیان ۱۰ ماہ شہادت۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو آج سر درد زیادہ رہی۔ اور ضعف بھی ہے احباب دعائے صحت کریں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

آج ۱½ بجے کی ٹرین سے حضرت ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ لاہور سے تشریف لائیں سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے صاحبزادی امۃ النصیر بیگم صاحبہ کی طبیعت بھی اچھی ہے — آج شام سے قبل جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے اپنے بیٹے ڈاکٹر محمد احمد صاحب کے ولیمہ کی دعوت دی جس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور دوسرے بہت سے اصحاب شریک ہوئے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ یہ تقریب مبارک کرے — مکرم ڈاکٹر غلام غوث صاحب بنشنر کئی روز سے بیمار ہیں۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ

مرکز تنظیم اہل سنت کا ڈھونگ

(از ایڈیٹر)

چونکہ عام مسلمانوں کی حالت نہایت ہی اصلاح طلب ہے۔ اسلام سے بالکل بے بہرہ ہو چکے ہیں۔ اور مصلح کے بے حد محتاج۔ اس لئے کئی لوگ ان کی اصلاح کے مدعی بن کر مختلف رنگوں میں رونما ہوتے رہتے ہیں لیکن خود اصلاح یافتہ نہ ہونے اور اللہ تعالےٰ کی تائید اور نصرت سے محروم رہنے کی وجہ سے چند روز تک شور مچا کر اور جہاں تک ان کا بس چلے مسلمانوں کی حالت کو پہلے سے بھی زیادہ بدتر بنا کر روپوش ہو جاتے ہیں تھوڑا ہی عرصہ ہوا "مرکز تنظیم اہلسنت" کے نام سے ایک تحریک شروع ہوئی ہے۔ جس کا کسی قدر مفصل ذکر ایک گذشتہ پرچہ میں کیا گیا ہے۔ بڑے بڑے دعوے۔ بڑے بڑے اعلان۔ بڑی بڑی سکیمیں اور بڑی بڑی اصلاحی ترکیبیں شائع کی جا رہی ہیں۔ اخبارات اجرتاً مضامین شائع کرنے کے لئے تیار کر لئے گئے ہیں۔ اور ان سے کام لیا جا رہا ہے۔ دور دور کے علماء جمع کر کے جلسے کئے جا رہے ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ پردہ میں بیٹھ کر ہو رہا ہے۔ اور اتنی بھی جرأت نہیں۔ کہ عام پبلک کو اپنے نام سے ہی مطلع کر دیا جائے۔ تا کہ اندازہ لگایا جا سکے۔ کہ ان بڑے دعوے کرنے والوں کی اپنی حالت کیا ہے۔ ان کے کارہائے نمایاں کی تفصیل کیا ہے۔ اور کام کا بیڑا اٹھانے کا جنہیں دعوےٰ ہے وہ اس کے کہاں تک اہل ہیں۔

سب سے پہلے ایک اخبار "زمزم" کو مضامین وغیرہ شائع کرنے کا ٹھیکہ چند سو روپے ماہوار پر دیا گیا۔ مگر اب بعض اور اخبارات سے بھی معاملہ طے ہو جانے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ ادھر "زمزم" نے ان کے اعلانات پر یہ لکھنا شروع کر دیا ہے۔ کہ "مرکز تنظیم اہلسنت" کی کارگزاریوں سے ایڈیٹر کا متفق ہونا ضروری نہیں"۔ خیر یہ تو ان لوگوں کی اندرونی باتیں ہیں۔ جن میں پڑنے کی ہمیں ضرورت نہیں۔ قابل ذکر امر یہ ہے۔ کہ "زمزم" میں جو مضامین شائع ہوتے ہیں۔ اور جن میں سوائے اہلسنت فرقہ کے باقی سب کو سچا مسلمان نہیں قرار دیا جاتا۔ ان کے متعلق بھی یہ نہیں بتایا جاتا کہ کون لکھتا ہے۔ نہ کوئی نام ہے نہ پتہ۔ نہ کوئی دعوےٰ۔ مگر بے باکی کا یہ عالم۔ کہ جسے چاہا سچا مسلمان قرار دے دیا۔ اور جسے چاہا دائرہ اسلام سے خارج کر دیا۔

جن لوگوں کا یہ طریق عمل ہو اور جو اس طرح ٹٹی کی آڑ میں شکار کھیلیں۔ وہ جس قسم کا مرکز تنظیم قائم کرینگے۔ اور جس قدر مسلمانوں کی اصلاح کرینگے۔ اس کا اندازہ ابھی سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے۔ اس تنظیم کے سالانہ اجتماع سے متعلق "زمزم" کے ۲۷ مارچ کے پرچہ میں حسب معمول کسی گمنام شخص نے مفتی کفایت اللہ صاحب کی تقریر شائع کی ہے۔ جس میں ایک طرف تو یہ کہا گیا ہے۔ کہ

"قرآن تمام روئے زمین کے لئے اور قیامت تک کے لئے نہ صرف دینی بلکہ دینی اور دنیوی فلاح کا مکمل قانون اور کامل ترین دستور العمل ہے"۔

اور دوسری طرف یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ

"یہ تنظیم اہل سنت تنظیم مسلمین ہے۔ اس میں کسی فرقہ کی دلآزاری نہیں ہے۔ بلکہ انسان کو سیدھا راستہ دکھلانا ہے۔ دنیا کو یہ دکھلانا مقصود ہے۔ کہ زندگی کی صحیح اور سیدھی شاہراہ پر کس طرح چل سکتے ہو۔ اس صراط مستقیم کی تبلیغ مقصود ہے ..... مقصد نہایت صحیح ہے۔ اس آسمانی ہدایت کی جو جناب رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ودیعت فرمائی ہے تبلیغ و اشاعت مقصود ہے"۔

گویا باوجود اس کے کہ قرآن کریم قیامت تک کے لئے نہ صرف دینی بلکہ دنیوی فلاح کا بھی مکمل قانون اور کامل ترین دستور العمل ہے، اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ مسلمان کہلانے والوں کو سیدھا راستہ دکھانے زندگی کی صحیح اور سیدھی شاہراہ پر چلانے اور صراط مستقیم کی تبلیغ کرنے کا کوئی انتظام ہو۔ کیوں؟ اس لئے کہ مسلمان اس کے محتاج ہیں۔ اور قرآن خود بخود نہیں بولتا۔ اس کے معارف و حقائق اور اس کا دستور العمل پیش کرنے والا کوئی انسان ہی ہو سکتا ہے۔ اور ایسا ہی انسان جسے خدا تعالےٰ اس کام کے لئے کھڑا کرے۔ اور جسے خود قرآن کریم سکھائے۔

لیکن کس قدر حیرت کی بات ہے کہ مسلمانوں کو سیدھے راستہ سے بھٹکے ہوئے تسلیم کیا جاتا ہے صراط مستقیم کے محتاج قرار دیا جاتا ہے۔ اور ایسے انتظام کی ضرورت بڑی شدت کے ساتھ محسوس کی جاتی ہے جو مسلمانوں کو صراط مستقیم دکھائے مگر یہ ماننے کے لئے تیار نہیں کہ ایسی تنظیم خدا تعالےٰ کا ایک مامور اور مرسل ہی کر سکتا ہے اور یہ کہہ کر بات آئی گئی کر دی جاتی ہے۔ کہ

"یہ ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اس فرض کی ادائیگی میں ہر مسلمان یکساں طور پر اللہ تعالےٰ کے سامنے جوابدہ ہے"۔

حالانکہ ضرورت یہ ہے۔ کہ پہلے ہر مسلمان کہلانے والا خود مسلمان بنے۔ اسلام کی صحیح تعلیم سے واقف اور اس کا عامل ہو۔ اور پھر دوسروں کو اس کی طرف بلائے۔ مگر اتنی موٹی اور واضح بات نظر انداز کر کے یوں ہی تنظیم کا شور مچایا جاتا ہے ایسے لوگوں سے تو ہم کیا کہیں۔ جو آئے دن اس قسم کا ڈھونگ رچانا ہی اپنا بہت بڑا کارنامہ سمجھتے ہیں لیکن غور و فکر سے کام لینے والے اور سنجیدہ مزاج اصحاب سے ہم یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ وہ اس قسم کی تنظیمی تحریکوں کو شمار تو کریں۔ اور پھر ان کے انجام کو دیکھیں۔ کوئی ایک بھی آج تک پنپ سکی۔ اور مسلمانوں کے لئے حقیقی رنگ میں مفید ہو سکی ہے۔ اس کے مقابلہ میں ایک وہ تحریک ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قائم کی۔ اس کی جس قدر دنیا نے مخالفت کی اور کر رہی ہے۔ کسی اور تحریک کی عشر عشیر بھی نہیں کی لیکن وہ روز بروز زیادہ سے زیادہ مضبوط

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر۔ غلام نبی

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی خیر و عافیت کیلئے درخواست دعا

لاہور ۱۰ اپریل بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو آج حرارت ہو گئی۔ عام حالت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب اور خواتین صحت و عافیت کے لئے دعا کرتے رہیں۔

سب سے بڑا ہال کہاں ہے؟

ہندوستان اور بیرون ہند کے احمدی احباب سے گزارش ہے۔ کہ ان میں سے جس صاحب نے کوئی بڑے سے بڑا ہال دیکھا ہو۔ وہ براہ مہربانی حسب ذیل کوائف سے خصوصاً اور ان کے علاوہ اور ضروری باتوں سے عموماً مطلع فرمائیں۔

(۱) جائے وقوع یعنی یہ کہ وہ ہال کس ملک کے کس شہر میں واقع ہے؟ (۲) کتنے رقبہ میں تعمیر ہے؟ (۳) کتنے عرصہ کا تعمیر شدہ ہے؟ (۴) اس میں کتنے آدمیوں کے بیٹھنے کی گنجائش ہے؟۔ اور ضروری کوائف جو معلوم ہوں۔ ان سے بھی اطلاع دی جائے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ترجمۃ القرآن اور تحریک جدید

"جس قدر مدد کا محتاج آج اسلام ہے۔ اور کوئی مذہب نہیں۔ پس ہمیں چاہیئے۔ کہ ہمارے لئے خواہ کس قدر مشکلات ہوں۔ ہم اپنے خون کے قطرہ تک کو خدا تعالیٰ اور اسلام کی راہ میں بہا دیں"۔ آپ اپنی ذاتی ضروریات کو پس پشت ڈال کر اور مشکلات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنا وہ عہد پورا کریں جو آپ نے اپنے امام کے حضور بصورت ترجمۃ القرآن و چندہ تحریک جدید کیا تھا۔ اگر آپ اس عہد کو ۱۵۔ اپریل تک پورا کر لیں۔ تو یہ امر آپ کے لئے السابقون الاولون کا حق لینے کا ذریعہ ہے۔ (برکت علی خان فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

ایک اور مجاہد افریقہ کی کراچی سے روانگی

مکرمی چوہدری نذیر احمد صاحب واقف زندگی تحریک جدید مبلغ مغربی افریقہ کراچی سے روانہ ہو چکے ہیں۔ تمام احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اُن کے بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچنے اور کام میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (انچارج تحریک جدید قادیان)

ریویو

آپ بیتی

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ سول سرجن کا دم بہت ہی غنیمت ہے۔ باوجود علالت کے مختلف رنگوں میں فیض پہنچانے کے لئے کچھ نہ کچھ لکھتے ہی رہتے ہیں۔ اور کثرت سے لکھتے ہیں۔ حال میں آپ نے واقعات و حالات اور تجربات کا بہت ہی دلچسپ مرقع مرتب فرمایا ہے۔ اس رسالہ میں حضرت میر صاحب نے ایسے سچے واقعات لکھے ہیں جن سے یا تو کوئی نصیحت حاصل ہوتی ہے۔ یا کوئی اخلاقی سبق ملتا ہے۔ یا معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور دنیا کی عام حالت کا فوٹو نظر کے سامنے آ جاتا ہے۔ بلاشبہ فرضی اور طبع زاد فسانوں کی بجائے جن کی آجکل بھرمار ہے یہ سچے واقعات بدرجہا زیادہ دلچسپ اور مفید ہیں۔ پھر طرز بیان ایسا مزیدار ہے۔ کہ شروع کر کے بغیر ختم کئے چین نہیں آتا۔ ان میں بعض ایسے مزاحیہ مذاکرات ہیں کہ آدمی ہنستے ہنستے لوٹ جائے۔ بعض ایسے حیرت انگیز طبی تجربات ہیں کہ آدمی پڑھ کر حیران رہ جاتے۔ بعض ایسے عبرت انگیز واقعات ہیں کہ آدمی سنکر کانپ اُٹھے۔ ناظرین الفضل سے سفارش کرتے ہیں کہ حضرت میر صاحب کے یہ سچے مفید اور نصیحت آمیز آپ بیتی فسانے ضرور منگا کر پڑھیں۔ قیمت ۸ ر (آٹھ آنے) پتہ حکیم عبداللطیف شہید منشی فاضل تاجر کتب قادیان

ترانۂ احمدی

از مبارک احمد صاحب حسین پوری مونگھیری

بطالت جہاں سے مٹاتا چلا جا
ملی ہے جو نعمت لٹاتا چلا جا
صداقت کے نقشے جماتا چلا جا
خضر بن کے رستہ دکھاتا چلا جا
سوئے آب حیواں بلاتا چلا جا

ہر اک قصر تکفیر ڈھاتا چلا جا
حجاباتِ عالم اٹھاتا چلا جا
اور ایماں کی بستی بساتا چلا جا
بشر کو خدا سے ملاتا چلا جا
پیام مسیحا سناتا چلا جا

صلیبی عقائد کے ٹکڑے اُڑاتا
خداوندِ خود ساختہ کو گراتا
مسیحی توہم کو مردہ بناتا!
توفی کا پیغامِ فطرت سناتا
تو زندہ خدا کو دکھاتا چلا جا

اگر تجھ کو گھوریں جفا کی نگاہیں!
مزاحم ہوں مقصد میں گر خانقاہیں
کچل دینا چاہیں مٹا دینا چاہیں
تو پھر کر مٹی نصیرِ ربّا کی آہیں!
اور عرش بریں کو ہلاتا چلا جا

تری زندگی محترم زندگی ہے
یہ مانا کہ گو پُر الم زندگی ہے
کہ اصلاحِ خیر امم زندگی ہے
رہینِ بقائے اَتم زندگی ہے
بقا کے ترانے سناتا چلا جا

جہاں میں ہے تو مرکزِ لطف و رحمت
ہر اک قوم ڈھونڈھیگی تجھ سے ہی برکت
نبوت کی دولت خلافت کی نعمت
تری زندگی ہے سراپا مسرت
مسرت کے نغمے سناتا چلا جا

فریبِ حسیں مادیت کی بستی
نہیں احمدیت میں دنیا پرستی
کہیں لے نہ جائے سوئے قعرِ پستی
زمانے سے ارفع تری پاک ہستی
زمانے سے دامن بچاتا چلا جا

زمانہ مخالف ہے دُنیا ہے برہم
تو کونے کا پتھر ہے مضبوط و محکم
مگر اے مجاہد تجھے اِس کا کیا غم
تری کامرانی ہے تقدیر مبرم!
تو نصرت کا ڈنکہ بجاتا چلا جا

بدلتے ہیں بدلیں یہ اغیار تیور
ہوئے کیا وہ کفارِ مکہ کے لشکر
عدو ہم نے دیکھے ہیں ان سے بھی بڑھ کر
گر اِن میں بھی ہوں اس طرح کے دلاور
انہیں ٹھوکروں سے ہٹاتا چلا جا

مخالف اگر لاکھ بیداد کر دے
جگر کو تحمل سے فولاد کر دے
ستم ہے کہیں تُو جو فریاد کر دے
عدو دل دکھائے تو دِلشاد کر دے
تو اخلاقِ احمدؐ دکھاتا چلا جا

ہے تو ہی تو بارِ امانت کا حامِل
کہاں تک تری راہ روکیگا باطل
نہ ہو اپنے مقصد سے یک لحظہ غافل
نظر کے وہ ہے سامنے دیکھ منزل
بہ عجلت قدم کو بڑھاتا چلا جا

نہیں دور وہ دن جھکے جب زمانہ
میسر ہو جب شوکتِ فاتحانہ
ہو عالم کا مرکز ترا آستانہ
سُنا سازِ نو پر حجازی ترانہ
مسیحا کا پرچم اُڑاتا چلا جا

ہو اہل حبش کی بھی گو چہ حکومت
صعوبت بہت ہو تو کر جاؤ ہجرت
بغاوت ہے اسلام میں ایک لعنت
مبارک یہی کہتی ہے احمدیت
بغاوت سے دامن بچاتا چلا جا

نماز میں حالتِ ربودگی کا کیا مطلب ہے؟

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

حضرت علی رضؓ کا ایک قصہ مشہور ہے کہ ان کو ایک دفعہ تیر لگا۔ اور اس کا سرا جسم میں ایسا پھنسا کہ نکلتا نہ تھا۔ اور جب لوگ تیر کو کھینچتے تھے۔ تو اتنا ناقابلِ برداشت درد ہوتا تھا۔ کہ تیر کا نکالنا محال تھا۔ آخر آپ نے فرمایا۔ کہ میں نماز پڑھنے لگتا ہوں جب میں اس میں مصروف ہو جاؤں۔ تو تم تیر کو پکڑ کر زور سے کھینچ لینا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اور تیر نکل آیا۔

اس پر عام لوگوں کا یہ خیال ہے کہ نماز میں حضرت علیؓ کو اولیاء اللہ کی طرح ایک ایسی ربودگی اور مدہوشی طاری ہو جاتی تھی جس میں درد اور تکلیف کا احساس مٹ جاتا تھا۔ اور یہ علامت تھی۔ ان کے واصل باللہ ہونے کی۔ گویا توجہ الی اللہ اس قدر زبردست ہو جاتی تھی۔ کہ خیال تو خیال جسم بھی ایسی حالت کو پہونچ جاتا تھا۔ جس طرح ایک کلوروفارم سونگھنے والے کا جسم جس کو زخم اور درد کا قطعاً احساس نہیں رہتا۔ اور یہ روحانی کمال کی ایک حالت ہے۔ کہ آدمی خدا کی عبادت میں ایسا محو ہو۔ کہ اسے تن بدن کا ہوش نہ رہے۔ چونکہ کئی احباب نے بھی اس مسئلہ کو یونہی سمجھا ہے۔ اس لئے میرے لئے ضروری ہوا کہ اس حالت کے متعلق تو ضیح وضاحت سے کچھ عرض کروں۔ اور جو حصہ غلط فہمی کا ہے اسے دور کر دوں۔

واضح ہو کہ نماز ایک دعا ہے۔ اور دعا بھی درباری اور حضوری کی دعا جسے دوسرے الفاظ میں مناجات کہتے ہیں۔ یعنی خدا کو حاضر ناظر اور موجود سمجھ کر اس سے باتیں کرنا۔ اور اس سے اپنی حاجات مانگنا۔ سو ایسی حالت میں یہ تو عین قرین قیاس ہے۔ کہ انسان عاجزی اور فروتنی کا جذبہ بحد تمام محسوس کرے۔ گڑگڑائے۔ گریہ وزاری کرے۔ مانگے اور تذلل کا اظہار کرے لیکن یہ کہ مخبوط ہو جائے۔ یا اس کے ہوش مارے جائیں۔ اور جسم تک بے حس ہو جائے گویا کہ حواس مختل ہو گئے ہیں۔ عقل ماری گئی ہے۔ اور بیہوشی یا نشہ کی کیفیت طاری ہے ایسی کیفیت پیدا ہونی عقلاً مستبعد ہے۔ نہ ہوا آتا کسی بزرگ یا پیغمبر سے ایسا ثابت ہے۔ موسےٰ علیہ السلام پر جب درخت والی تجلی ہوئی۔ اور آپ نے اپنے عصا کو سانپ بنتے دیکھا۔ تو یہ نہ ہوا کہ وہیں مدہوش بنے کھڑے رہتے۔ بلکہ سانپ کو دیکھتے ہی بھاگے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا کے فرشتہ کو دیکھا تو بجائے مست و مدہوش ہونے کے لرزتے ہوئے گھر تشریف لائے۔ اور بیوی سے کہا کہ زمّلونی زمّلونی (یعنی مجھے کپڑا اڑھادو) اور عام نمازوں میں بھی کبھی غفلت اور مدہوشی کی کیفیت حضور کو نہ ہوتی تھی۔ بلکہ نہائت درجہ بیداری اور عبودیت کا اظہار ہوتا تھا۔ نہ کہ ایسی بے ہوشی کا جس میں حواس ہی سلب ہو جائیں۔

اس کے سوا یہ بھی تو سوچنا چاہیئے۔ کہ نمازی پر اگر ایسی مدہوشی طاری ہو جائے۔ تو وہ ارکانِ نماز ادا ہی کس طرح کر سکتا ہے۔ اور توجہ سے گنتی کے مطابق مسنون کلمات کس طرح پورے کر سکتا ہے۔ سکار لے والی حالت میں تو اسے نماز پڑھنا ہی منع ہے۔ پس نماز میں ربودگی سے مراد محض توجہ الی اللہ کی یکسوئی ہے۔ یہ نہیں ہے کہ ایسے شخص کو درد اور جسمانی تکلیف کا احساس ہی جاتا رہتا ہے۔ جیسا کہ حضرت علی رضؓ کی بابت بیان کیا جاتا ہے۔ ایسی مدہوشی تو صرف کلوروفارم دے کر ہی پیدا کی جا سکتی ہے۔ اور یہ حالت نماز کے بالکل منافی ہے۔ نہ کہ واصل باللہ ہونے کی علامت ہے۔

صحیح اور اصل مطلب اس قصہ کا یہ ہے کہ چونکہ تیر کے کھینچنے سے حضرت موصوف کو درد اور اضطراب پیدا ہوتا تھا۔ اس لئے آپ نے لوگوں سے کہا کہ میں نماز شروع کرتا ہوں۔ اور چونکہ نماز میں فضول حرکات کرنا منع ہے۔ اس لئے میں بپاس ادب جہاں تک مجھ سے ہوگا۔ ارادی طور پر اپنے تئیں ضبط کروںگا۔ اور تکلیف کو اس مقدار سے زیادہ برداشت کر لونگا۔ جتنی بغیر نماز کے برداشت کر لیتا ہوں۔ اور چونکہ میری نظر تیر کے مقام اور اس کے کھینچنے کی طرف نہ ہوگی۔ اس لئے تم بھی یک دم جھٹکا دے کر اسے نکال لینا۔ بس اتنی حکمت اس نماز کی تھی۔ یعنی ایک تو تیر کا کھینچا جانا ان کی نظر کے سامنے نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ نماز کے ٹوٹنے کے خوف سے جسقدر بھی ضبط ممکن ہو سکے رکھا جائے۔ اور درد کو برداشت کیا جائے۔ نہ یہ کہ نماز کا کلوروفارم سونگھ کر درد ہی غیر محسوس ہو جائے۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ نماز میں بزرگوں کو بھی بعض دفعہ خیالات آتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضؓ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے نماز میں بحرین کے جزیہ کا حساب لگایا۔ یا ایرانی اور شامی میدان جہاد کی تفاصیل طے کر لیں۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک نماز میں تھے۔ تو سلام پھیر کر جلدی سے سیدھے گھر میں تشریف لے گئے۔ کہ میرے ہاں کچھ سونا پڑا تھا۔ وہ مجھے نماز میں یاد آیا۔ اور میں نے اس لئے جلدی کی۔ کہ اسے غرباء میں تقسیم کر دوں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کئی دفعہ نماز باجماعت ختم کرتے ہی فرمایا کرتے تھے کہ مجھے نماز میں خیال آیا۔ کہ مخالفین پر اس اس طرح حجت پوری کی جائے۔ پس نماز ایک پورے ہوش کی حالت ہے۔ جس میں مومن غافل بے حواس اور مدہوش نہیں ہوا کرتا۔ اور اس میں جو دینی خیال آتا ہے۔ یا معرفت کا نکتہ سجھائی دیتا ہے۔ وہ بھی فیضانِ الٰہی ہی ہے۔ پس حضرت علی رضؓ کا مطلب صرف اتنا تھا۔ کہ نماز کے ادب کی وجہ سے میں حتی الوسع حرکت نہیں کرونگا نہ چیخونگا۔ بلکہ قوت ارادی سے ضبط کو کام میں لاؤنگا۔ یہ مطلب نہ تھا۔ کہ مدہوش ہو جاؤنگا۔ اور حس ماری جائیگی۔ کیا نماز کوئی بیماری ہے یا خمار ہے یا نشہ ہے۔ بلکہ یہ تو دربارِ الٰہی کی حاضری ہے جہاں مومن نہ صرف چوکس بلکہ ہمہ تن متوجہ رہتا ہے

مولوی ثناء اللہ صاحب کے نام پہلی کھلی چٹھی

ذیل کا خط خاکسار نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے نام رجسٹری کر کے ۱۶ مارچ ۱۹۴۵ء کو بھیجا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ آج ۹ اپریل تک مولوی صاحب نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ کیا کوئی اہلحدیث بھائی مولوی صاحب کو مجبور کریگا۔ کہ اپنے انعامی چیلنج پر قائم رہ کر فیصلہ پر آمادہ ہوں؟

خاکسار۔ ابو العطاء جالندھری

"جناب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری! آپنے اپنے رسالہ "مصلح موعود" کے متعلق اعلان کیا ہے کہ "اس کا جواب لکھنے والے کو بعد فیصلہ منصف بطریق عدالت یک صد روپیہ انعام دیا جائیگا۔" آپ کو معلوم ہے کہ خاکسار نے آپکے اس رسالہ کا جواب الفضل ۱۹ جنوری ۱۹۴۵ء سے ۲۶ فروری ۱۹۴۵ء تک کے مختلف پرچوں میں چھ اقساط میں شائع کرایا ہے۔ جواب کے خاتمہ پر آپ کے مندرجہ بالا اعلان کے حوالہ سے خاکسار نے لکھا تھا کہ

"اب مولوی صاحب سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ اپنے اس اعلان کے مطابق مسلمہ فریقین منصف کے پاس یک صد روپیہ جمع کرائیں۔ تا وہ دونوں فریق کے مضامین پڑھ کر اپنا فیصلہ دے سکیں۔ ہاں اگر آپ چاہیں کہ آپ کو ہمارے جواب پر ایک دفعہ اور تنقید کرنے کا موقعہ ملے۔ تو شوق سے یہ بھی کر لیں۔ اس کے بعد پھر ہمارا جواب الجواب شائع ہو جائے۔ اور اس ساری مکمل بحث کو پڑھ کر منصف اپنا فیصلہ دے۔" (الفضل ۲۶ فروری ۱۹۴۵ء)

افسوس ہے کہ آج ۱۶ مارچ ۱۹۴۵ء تک آپ کی طرف سے مجھے کوئی اطلاع اس بارے میں موصول نہیں ہوئی۔ اس لئے اس رجسٹرڈ خط کے ذریعہ آپ کو نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ انعامی رقم داخل کر کے اس کے تصفیہ کے متعلق میرے مطالبہ کا ایک ہفتہ کے اندر جواب عنائت کریں۔

مجالس انصار اللہ کی توجہ کے لئے ضروری اعلان

بہت سی مجالس انصار اللہ۔ اور انفرادی انصار کیطرف سے چندہ باقاعدہ وصول نہیں ہو رہا ہے۔ اور بعض مجالس کیطرف سے تمام انصار کا چندہ وصول ہو کر مرکز میں نہیں پہنچتا۔ مرکزی کاروبار کی سرانجام دہی کے لئے ضروری ہے کہ چندہ باقاعدہ مرکز میں پہنچتا رہے۔ مہتمم صاحب مال و زعماء صاحبان بہت جلد اپنی اپنی مجالس کے انصار کا چندہ معہ بقایا مرکز میں بھیجدیں۔ ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک بدامانت مرکزیہ انصار اللہ بنام محاسب صاحب [illegible] ۔ [illegible] مرکزیہ انصار اللہ قادیان

اسلامی مسئلہ تعدد ازدواج کو اشتراکیت کا رنگ دینے کی کوشش

معاصر "ہند" کلکتہ (۵ مارچ ۱۹۴۵ء) میں اسلام اور اشتراکیت کے متعلق مقالہ افتتاحیہ لکھتے ہوئے تحریر کیا گیا ہے۔ کہ "اسلام نے چار عورتوں سے ایک ساتھ شادی کرنے کی اجازت ضرور دی ہے۔ مگر ہر مسلمان جانتا ہے۔ کہ اسلام نہیں چاہتا کہ اس اجازت سے فائدہ اٹھائے یہ اجازت تو اسلام نے عرب کے خاص حالات کی بناء پر دی تھی مگر اسلام چاہتا ہے۔ کہ لوگ ایسا نہ کریں۔ ایک ہی بیوی پر قانع رہیں۔ خود قرآن فرماتا ہے۔ ولن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء ولو حرصتم (تم عورتوں کے معاملہ میں انصاف کر ہی نہیں سکتے۔ اگرچہ کوشش کرو) اور جس آیت میں ایک سے زیادہ بیویاں کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اس کے لفظ یہ ہیں۔ فان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ (اگر تم ڈرو کہ اپنی بیویوں میں انصاف نہ کرسکو گے تو ایک ہی بیوی رکھو)

اب معلوم ہوگیا کہ اسلام نے ایک سے زیادہ یعنی چار تک شادیوں کی "اجازت" دی ہے۔ مگر اسلام نہیں چاہتا کہ لوگ ایسا کریں کیوں؟ اس لئے کہ بیوی میں انصاف و عدل باقی رکھنے کی شرط لگا دی۔ اور یہ بھی فرمایا کہ تم لاکھ چاہو یہ عدل و انصاف اپنی بیویوں میں برقرار نہ رکھ سکو گے لہذا نتیجہ یہ نکلا کہ آدمی کو ایک بیوی سے زیادہ رکھنا ہی نہیں چاہیئے"۔

اس مقالہ کے اختتام پر ناظرین کو مخاطب کر کے یہ بھی لکھا گیا ہے۔ کہ "کچھ شک ہو تو لکھئے آپ کا شک دور کرنے کی کوشش کی جائیگی"۔

ان سطور سے ظاہر ہے۔ کہ اسلام کے ایک اہم مسئلہ کو نہایت بے ڈھنگے طریق سے اشتراکیت کے رنگ میں رنگنے کی سعی نامسعود کی گئی ہے۔ اور بڑی جرأت اور بے باکی کے ساتھ قرآن کریم کی آیات سے ایسا استدلال کیا گیا ہے۔ جو شریعت اسلامیہ کی اکملیت کے لئے بم کا گولہ ہے۔ اس وجہ سے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس بارہ میں تفصیل سے حقیقت کا اظہار کیا جائے۔

دین کی تکمیل پر حملہ

ہند کی پیش کردہ آیات پر غور کرنے سے پہلے یہ امر یاد رکھنے کے لائق ہے۔ کہ قرآن مجید کلام الہٰی ہے۔ اور کلام الہٰی سنت نبوی اور احادیث الرسول کا نام ہی دین اسلام ہے۔ اور "ہند" کا یہ خیال حقیقت پر مبنی ہے۔ کہ موٹی عقل بھی سمجھ سکتی ہے۔ کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دین مکمل ہو چکا ہے۔ (ملخص از ہند ۲۸ فروری ۱۹۴۵ء)

پس "مکمل دین" رکھنے کا دعویٰ کرتے ہوئے ہمیں کوئی ایسا اعتقاد ایجاد کرنا زیب نہیں دیتا جو اس "مکمل دین" کی ہدایات و تشریحات کے خلاف ہو۔ اور نہ ہی "مکمل دین" کی ہدایات کو مختص الزمان اور مختص القوم یا مختص الملک قرار دینا قرین دانشمندی ہے۔ کیونکہ اگر اس مکمل دین کی موجودگی میں کسی بظاہر مغلق یا عسیر الفہم ارشاد کی تفصیلات اور حقیقت سے ناواقفیت کی بنا پر کہا جاتے کہ یہ حکم "عرب کے خاص حالات کی بنا پر نازل ہوا تھا" تو ہم "ہند" کے ہی الفاظ استعمال کرتے ہوئے کہینگے کہ اس کا "مطلب یہ ہے کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی اور خدا کے حکم سے دنیا کو تاریکی سے روشنی میں لانے والے آخری پیغمبر نہ تھے"۔ (ہند ۲۸ فروری)

قرآن میں تعدد ازدواج کا ذکر

اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ شریعت اسلامیہ کے تمام احکام مکمل اور قیامت تک کے لئے ہیں۔ قرآن مجید کی ان دو آیات پر غور کرنا چاہیئے۔ جن میں احکام تزویج کا ذکر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَۃً اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ذٰلِکَ اَدْنٰٓی اَلَّا تَعُوْلُوْا۔

(سورۃ نساء رکوع اوّل)

یعنی اگر تمہیں خوف ہو کہ یتیموں کے بارے میں انصاف نہیں کرسکو گے تو (ایسی) عورتوں سے نکاح کر لو جو تمہیں پسند ہوں۔ دو۔ دو۔ تین تین۔ چار چار۔ اور اگر تمہیں خوف ہو کہ عدل نہیں کرسکو گے تو ایک ہی کر لو۔ یا جس کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوں۔ یہ زیادہ بہتر ہے۔ تاکہ تم ناانصافی نہ کرو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے۔ کہ اگر تم خیال کرو کہ یتیم عورتوں سے انصاف نہیں کرسکو گے۔ تو تمہیں اجازت ہے کہ تم اپنی پسند کی دوسری عورتوں سے چار تک شادیاں کر لو۔

قرآن مجید سے یہی ثابت ہے کہ ایک سے زیادہ شادیاں کرنی چاہیئں اور قرآن مجید نے اس امر کو واضح الفاظ میں بیان فرما دیا ہے۔ چنانچہ آیت موصوفہ بالا کے الفاظ پر نظر کیجئے اللہ تعالیٰ نے کثرت کو مقدم رکھا ہے۔ اور فواحدۃ یعنی ایک شادی بصورت استثناء بعض حالات کے نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ اس آیت میں یہ نہیں فرمایا گیا کہ ایک شادی کرو اور پھر بعد میں اگر ضرورت ہو۔ تو حسب حالات دو سے چار تک کر لینا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے مثنیٰ وثلث و ربع کو پہلے رکھا ہے۔ اور ایک شادی کی اجازت تو اس صورت میں ہے۔ جبکہ یہ خوف ہو کہ وہ کھانا۔ کپڑا علیحدہ رہائش وغیرہ امور کا متکفل نہ ہو سکے گا۔ ایسے معذور شخص کے لئے رعایت ہے۔ کہ وہ ایک ہی بیوی پر اکتفا کرے۔ ورنہ حسب پسند دو سے چار تک شادیاں اپنی گنجائش اور اپنے حالات کے موافق حسب استطاعت کی جائیں۔

"ہند" کا اشتراکیت زدہ خیال

"ہند" نے ایک سے زیادہ نکاح کے جواز کو عدم جواز قرار دیا ہے۔ اور "اجازت" کا لفظ بار بار بین القوسین لکھتے ہوئے ظاہر کیا ہے کہ یہ اجازت نہ ہونے کے برابر ہے اس کا خیال جو اشتراکیت کا پیدا کردہ ہے۔ یہ ہے کہ اسلام اپنے اتباع سے متوقع ہے۔ کہ وہ اس "اجازت" کو ممنوعات میں ہی محسوب کریں۔ کیوں؟ اس لئے کہ "یہ اجازت تو اسلام نے عرب کے خاص حالات کی بنا پر دی تھی"۔

گویا اسلام کا تعدد ازدواج کا حکم مختص القوم مختص الملک اور مختص الزمان تھا۔ موجودہ زمانہ میں اس پر عمل نہیں کرنا چاہیئے۔ عام طور سے ہمیشہ قائم رہنے والا قانون ایک ہی شادی پر اکتفا کرنا ہے۔ لیکن قرآن مجید کے الفاظ اس تخصیص کے ہرگز متحمل نہیں۔ اور ہو بھی کس طرح سکتے ہیں جبکہ اس توجیہ کے ذریعہ مکمل دین کو گویا قابل ترمیم اور لائق اصلاح گردانا گیا ہے۔

عدل کیا ہے؟

"ہند" کا خیال یہ ہے۔ کہ چونکہ یہ اجازت عدل کے ساتھ مشروط ہے۔ اور ازدواج میں عدل ناممکن الوقوع امر ہے۔ اس لئے یہ اجازت گویا بطور تعلیق بالمحال ہے۔ لیکن یہ غلط فہمی "عدل" کے مفہوم پر تدبر نہ کرنے کی وجہ سے لاحق ہوئی ہے۔ قرآن مجید میں وان خفتم الا تعدلوا بینهن کے الفاظ نہیں۔ یعنی یہ نہیں ارشاد فرمایا گیا۔ کہ اگر تم عورتوں کے درمیان عدل نہ کرسکو تو پھر ایک ہی شادی پر اکتفا کرو۔ بلکہ ارشاد الہٰی کے الفاظ یہ ہیں۔ ان خفتم الا تعدلوا فواحدۃ۔ کہ اگر تم عدل نہ کرسکو۔ تو پھر ایک ہی بیوی کی اجازت ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ عدل کی مختلف صورتیں ہیں۔ مثلاً کسی شخص کی دس روپے ماہوار آمد ہو۔ اور وہ اس آمد سے ایک بیوی کو دو روٹیاں اس کا پیٹ بھرنے کے لئے دے سکے۔ لیکن اگر وہ اور شادی کرے تو وہ اپنی دونو بیویوں کو ایک ایک روٹی سے زیادہ نہ دے سکے گا۔ اس صورت میں اگر وہ شخص کہے کہ میں اپنی دونو بیویوں کے درمیان عدل کرتا ہوں۔ تو یہ عدل کے قرآنی مفہوم کے خلاف ہوگا۔ عدل سے مراد تو یہ ہے۔ کہ اتنا کھانا دے۔ جو سیر کر سکے۔ اگر ایک عورت کو دو روٹیوں کی بھوک ہے۔ اور اُسے بانٹ کر ایک روٹی ہی دی جائے تو یہ عدل نہیں ظلم ہوگا۔ یا مثلاً ایک شخص اپنی بیویوں کو کپڑا دے۔ جس سے ایک بیوی کا کرتہ اور ایک کا پاجامہ بن جائے۔ یا دونوں کے صرف کرتے یا صرف پاجامے بن سکیں۔ اور ان کا خاوند کہے۔ کہ میں نے عدل سے کام لیا ہے۔ تو یہ عدل نہیں۔

قرآن مجید کا تو عدل سے مفہوم یہ ہے۔ کہ ہر بیوی کو پورا اور ایک جیسا لباس دیا جائے

اگر کسی شخص کو خوف ہو۔ کہ وہ اس طرح عدل کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ تو اس کے لئے ارشاد الٰہی ہے۔ کہ فواحدۃً۔ کہ وہ ایک ہی بیوی پر اکتفا کرے۔

عدل کے متعلق تاکید

اسلام میں حقوقِ نسواں کی ادائیگی کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔ اور عدل کی تاکیدی وصیت تو بہت نمایاں ہے۔ ایک سے زیادہ بیویوں کے ساتھ عدل کے علاوہ اسلام تو یہ حکم دیتا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی یہ خیال کرے۔ کہ ایک بیوی سے بھی عدل کی اسے استطاعت نہیں۔ تو وہ ایک بیوی کرنے کے ارادہ کو بھی ملتوی رکھے۔ تا آنکہ حالات سازگار ہو جائیں۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے۔ والیستعفف الذین لا یجدون نکاحًا حتّٰی یغنیہم اللہ من فضلہ (سورۃ نور ع) چاہیئے۔ کہ وہ لوگ جنہیں نکاح کا موقع میسر نہیں اپنی طاقتوں کو دبا دیں۔ یعنی ایسی احتیاطوں سے جو شہوت کو کم کرتی ہیں۔ اپنے جوشوں کو کم کریں۔

بیویوں میں انصاف محال نہیں

چونکہ فطری نقائص اور مجبوریوں کی وجہ سے بہت سے مواقع عورت کی معذوری کے ہیں۔ اس لئے قوی الطاقت اور متقی پارسا طبع انسان کے لئے ایک سے زیادہ شادیاں کرنا نہ صرف جائز بلکہ شرعًا واجب اور فرض ہو جاتا ہے۔ ہزاروں خدا کے نیک بندوں اور خود پاک محمد مصطفٰےؐ نبیوں کے سردار وکان خلقہ القرآن کے مصداق نے ایک سے زیادہ بیویوں میں انصاف کر کے دکھا دیا ہے۔ پس انصاف کی شرط سے منع کر کے تعدد ازدواج کے مسئلہ کو تعلیق بالمحال کے طور پر پیش نہیں کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے بے شمار پیارے بندوں نبیوں ولیوں اور اوتاروں نے ایک سے زیادہ شادیاں کر کے اور پھر روحانی امور میں سب سے سبقت لے جا کر دنیا پر یہ بھی واضح کر دیا ہے۔ کہ مقرب بارگاہ الٰہی بننے کے لئے یہ طریق کوئی روک نہیں۔

آیت زیر بحث کی جو تفسیر صحیح بخاری کتاب النکاح اور صحیح مسلم کتاب التفسیر میں مذکور ہے۔ اس سے بھی صاف واضح ہوتا ہے۔ کہ مسئلہ تعدد ازدواج ایک شرعی مسئلہ ہے۔ شمس العلماء شبلی نعمانی کے جانشین ڈاکٹر مولوی سید سلیمان صاحب ندوی نے اپنی مشہور کتاب "سیرت عائشہ رضؓ" کے صفحہ ۲۰۸ پر اس آیت کو نقل کر کے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بیان فرمودہ لطیف تفسیر درج فرمائی ہے۔ جسے اس موضوع کی مزید تشریح کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ لکھتے ہیں۔

"جس آیت پاک میں چار بیویوں تک کی اجازت ہے اس کے الفاظ یہ ہیں۔ وان خفتم الا تقسطوا فی الیتٰمٰی فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنٰی وثلٰث وربٰع (نساء) اگر تمہیں ڈر ہو۔ کہ یتیموں کے بارہ میں تم انصاف نہ کر سکو گے۔ تو عورتوں میں سے دو دو۔ تین تین چار چار سے نکاح کر لو۔ اگر عدل نہ ہو۔ تو ایک بظاہر آیت کے پہلے اور پچھلے ٹکڑوں میں باہم رابط نہیں معلوم ہوتا۔ یتیموں کے حقوق میں عدم انصاف اور نکاح کی اجازت میں باہم کیا اتصال ہے؟ ایک شاگرد نے ان کے (حضرت عائشہ رضؓ) سامنے اس اشکال کو پیش کیا۔ فرمایا آیت کا شان نزول یہ ہے۔ کہ بعض لوگ یتیم لڑکیوں کے ولی بن جاتے ہیں۔ ان سے موروثی رشتہ داری ہوتی ہے۔ وہ اپنی ولایت کے زور سے چاہتے ہیں کہ اس سے نکاح کر کے اس کی جائیداد پر قبضہ کر لیں۔ اور چونکہ اس کی طرف سے کوئی بولنے والا نہیں ہوتا۔ اس لئے مجبور پا کر اس کو ہر طرح دباتے ہیں۔ خدائے پاک ان مردوں کو خطاب کرتا ہے۔ کہ تم ان یتیم لڑکیوں کے معاملہ میں انصاف سے پیش نہ آ سکو۔ تو ان کے علاوہ اور عورتوں سے دو تین چار نکاح کر لو۔ مگر ان کو نکاح کر کے اپنے بس میں نہ لاؤ" (سیرت عائشہ ص ۲۰۸)

پس "ہند" کا یہ نظریہ بالکل حقیقت و واقعیت کے خلاف ہے۔ کہ "ایک بیوی سے زیادہ رکھنا ہی نہیں چاہیئے۔" اور کہ "اسلام چاہتا ہے۔ کہ لوگ ایک ہی بیوی پر قانع رہیں۔"

(مبارک احمد امین آبادی)

جنگ میں افسر بھرتی ہونے والے دوستوں کے پتے مطلوب ہیں

جو احمدی نوجوان موجودہ جنگ کے دوران میں فوج میں لیفٹیننٹ یا اس سے کسی اعلیٰ رینک میں بھرتی ہوئے ہوں۔ ان کے موجودہ پتے نظارت بیت المال کو مطلوب ہیں۔ لہٰذا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ان نوجوانوں کے رشتہ داروں کا فرض ہے۔ کہ ان کے موجودہ ایڈریسوں سے ناظر بیت المال کو جلد از جلد اطلاع دیں۔ اگر خود ان نوجوانوں کی نظر سے یا ان کے کسی دوست کی نظر سے یہ اعلان گذرے۔ تو مطلوبہ اطلاع جلد مہیا فرماویں۔ والسلام (ناظر بیت المال)

"تعلیم القرآن کے لئے احباب تیار رہیں"

۱۰ اگست ۱۹۴۵ء سے ۱۰ ستمبر ۱۹۴۵ء تک

اس سے قبل اعلان کیا گیا تھا۔ کہ تمام جماعتیں اپنے اپنے نمائندے ماہ جولائی ۱۹۴۵ء میں قادیان بھیجدیں (الفضل ۱۶ فروری ۱۹۴۵ء) مگر اب اس امر کے پیش نظر کہ ۱۰ اگست ۱۹۴۵ء سے رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہو گا۔ یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ان مبارک ایام میں ہی درس القرآن کے اسباق دیئے جائیں۔ اس سلسلے میں احباب اچھی طرح نوٹ کر لیں۔ کہ تمام جماعتوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے ہاں سے کم از کم ایک نمائندہ ضرور ان ایام میں قادیان بھیجیں۔ تا کہ وہ یہاں سے قرآن کریم کا علم حاصل کر کے واپس جائے۔ اور اپنی جماعت کو تعلیم دے سکے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:- "نظارت تعلیم کو چاہیئے۔ کہ اس کام کے لئے وہ ایک مہینہ مقرر کریں۔ اور پھر جماعتوں میں اخبار کے ذریعے اور مبلغوں اور انسپکٹروں کے ذریعے تحریک کریں۔ کہ اس مہینے میں ہر ایک جماعت اپنا ایک ایک آدمی قرآن مجید پڑھنے کے لئے یہاں بھیجے۔ جو یہاں سے سارا قرآن مجید یا آدھا یا دس پارے پڑھ کر واپس چلے جائیں۔ بعد اپنے ہاں واپس جا کر دوسروں کو پڑھائیں۔"

پس حضور کے اس ارشاد کے مطابق ضروری ہے۔ کہ ہر جماعت اپنی طرف سے ایک نمائندہ منتخب کرے اور فورًا اس کی اطلاع نظارت کو کرے۔ تا کہ اس کے لئے درس القرآن کا انتظام کیا جا سکے۔

(۱) نمائندگان کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی جماعت کی طرف سے ایک تصدیقی چٹھی بھی ہمراہ لاویں۔

(۲) قیام و طعام کا انتظام انشاء اللہ تعالیٰ سلسلہ کی طرف سے ہو گا۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

دو بیویوں میں عدل نہ کرنے اور بلاوجہ طلاق دینے پر مقاطعہ

مجلس مشاورت ۱۹۴۲ء کے موقعہ پر اخلاقی جرائم کے انسداد کے متعلق تقریر کرتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

" ہماری جماعت میں بعض ایسے نکاح ہو چکے ہیں۔ کہ جو میرے زمانہ خلافت سے پہلے کے ہیں۔ اس میں بعض مصالح کی وجہ سے میں دخل نہیں دیتا۔ مگر جو اب دوسرا نکاح کرتا ہے۔ وہ چونکہ اس معاہدہ سے کرتا ہے۔ کہ عدل و انصاف کرے گا۔ اگر وہ اس کے خلاف کرے۔ تو اس سے مقاطعہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ کوئی ایک کو مرتد کرتا ہے۔ کوئی دو کو۔ مگر ایسا آدمی لاکھوں کو اسلام سے متنفر کرتا ہے۔ اور ہماری آنکھیں دشمن کے مقابلے میں نیچی کراتا ہے۔ مگر مجھے افسوس ہے۔ کہ ایسی شادیاں اس سال بھی ہوئی ہیں۔ اور لوگ یہ جانتے ہوئے ان میں شامل ہوئے ہیں۔ کہ پہلی بیوی سے تعلق نہ رکھا جائیگا۔ ایسے لوگ کتنے ہی عزیز ہوں۔ ان سے سختی سے برتاؤ کرنا چاہیئے۔ اور ان سے تعلق نہیں رکھنا چاہیئے۔ یہ نکاح جنہوں نے کئے ہیں۔ میرے نزدیک وہ ایسے لوگ ہیں۔ جیسے کہ مر گئے۔ ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ افسوس ہے۔ کہ وہ لوگ جو مجلس مشاورت میں آتے۔ اور یہ حکم سنتے ہیں۔ ان میں سے بعض ایسی شادیوں میں شامل ہوئے۔ بلکہ نکاح پڑھتے ہیں۔ جب تک ایسے لوگوں سے بکلی نفرت کا اظہار نہ ہو گا۔ ہماری جماعت ترقی نہیں کر سکتی۔

اسی طرح طلاق ہے۔ ایک آدمی ایک عورت کو دس پندرہ سال رکھتا ہے۔ جب اس سے فائدہ اٹھا لیتا ہے۔ اور اسکی جوانی ڈھل جاتی ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں ہوتی جو جائز وجہ ہو۔ کہ وہ طلاق دے دیتا ہے۔ اور اس وقت دیتا ہے۔ جبکہ وہ نکاح نہیں کر سکتی۔ اور اسکو تباہ کر دیتا ہے۔ حالانکہ قرآن کا حکم فابعثوا حکمًا من اہلہ وحکمًا من اہلہا۔ کہ طرفین کی طرف سے جج مقرر ہونے چاہئیں۔ جو فیصلہ کریں۔ اگر کوئی شخص ایسا نہیں کرتا۔ تو وہ اسلام کو بدنام کرتا ہے...... پس عورتوں سے عدل نہ کرنے والے مجرم ہیں۔ اور ان کے نکاحوں میں شامل ہونے والے بھی مجرم۔ کیونکہ وہ اسلام کو بدنام کرتے ہیں۔ کیا جماعت ان سے نفرت اور قطع تعلق کرے گی؟ کیا میں امید رکھوں؟ کہ آپ لوگ آئندہ اس طرح کریں گے (آوازیں انشاء اللہ ایسا ہی کرینگے) ایسے شخصوں کی یہاں اطلاع دی جائے۔ ہم فیصلہ کریں گے۔"

وصایا میں تصحیح

(۱) "الفضل" ۲۷ دسمبر میں امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ زوجہ فضل الرحمٰن صاحب اختر ملتان کی وصیت میں مہر ایک ہزار کی بجائے غلطی سے ایکسو روپیہ چھپا ہے۔ امۃ الحفیظ اختر بنت مولوی سراج الحق صاحب کی بجائے سراج دین صاحب درج ہو گیا ہے اور ایک گواہ سراج الحق صاحب بھی تھے جن کا نام نہیں لکھا گیا۔ اب تصحیح کی جاتی ہے

(۲) "الفضل" یکم فروری ۱۹۴۵ء میں مستری اللہ دتہ صاحب کرتو ضلع شیخوپورہ کی وصیت شائع ہوئی ہے اس میں ان کی وصیت ۱/۵ حصہ کی لکھی گئی ہے دراصل ۱/۱۰ حصہ کی ہے۔

(۳) وصیت ۷۹۱۳ اخبار "الفضل" ۲۵ جنوری ۱۹۴۵ء میں چھپی ہے۔ اس میں بجائے زوجہ الحاج عبدالعزیز اسمٰعیل سیالکوٹی کے ولد لکھا گیا ہے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۲۶۲ منکہ خیر الدین ولد چودھری خلاص محمد صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۴ء ساکن موضع کھنیکے چجہ ڈاکخانہ قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اراضی تعدادی ۸۰ کنال قیمتی ۹۰۰۰/- روپیہ اور مکان مال مویشی وغیرہ ۸۰۰/- روپے میرے ذمہ قرضہ ۲۷۵۰/- روپے ہے باقی ۷۰۵۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ خیر الدین موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ غلام حیدر پسر موصی۔ گواہ شد چودھری سلیم احمد بقلم خود۔ گواہ شد:۔ چودھری خورشید احمد انسپکٹر وصایا

نمبر ۸۰۶۴ منکہ مختار بیگم زوجہ بشارت اللہ صاحب قوم ملاح احمدی عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۸ء ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک سو روپیہ مہر ہے زیور کوئی نہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا مختار بیگم۔ گواہ شد:۔ بشارت اللہ خاوند موصیہ گواہ شد علی محمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۲۵۲ منکہ محمد بی بی زوجہ چودھری فتح علی صاحب قوم بھٹی پیشہ زمینداری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت خلافت اولیٰ ساکن چک ۹۸ شمالی P.O سرگودھا ضلع شاہپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے:۔ (۱) مہر بذمہ خاوند ۳۰۰/- روپے (۲) دو عدد ڈنڈیاں طلائی وزنی ۱/۲ تولہ قیمتی اندازاً ۳۵/- روپے۔ اس طرح میری موجودہ جائیداد کل قیمتی ۳۳۵/- روپیہ کی ہوئی۔ میں اس جائیداد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری یہ وصیت میری وفات تک اس جائیداد کی کمی و بیشی پر حاوی ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا محمد بی بی زوجہ فتح علی بھٹی۔ گواہ شد:۔ فتح علی ولد بوٹا خاں نشان انگوٹھا چک ۹۸ شمالی سرگودھا گواہ شد۔ بقلم خود غلام نبی امیر جماعت احمدیہ چک ۹۸ شمالی سرگودھا۔

نمبر ۷۹۶۲ منکہ چودھری ظفر علی جنیدھڑ بی اے ولد چودھری نواب خاں صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن موضع گکھڑ ڈاکخانہ گوجرانوالہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ نومبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) دس ایکڑ زرعی زمین واقعہ چک ۱۱۱ شمالی (سرگودھا) ڈاکخانہ ہنڈیوال ضلع سرگودھا۔ پنجاب اور پچیس گھماؤں کے قریب زرعی زمین واقعہ موضع گکھڑ و کوٹ نورا۔ ڈاکخانہ خاص تحصیل وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ۔ اور ایک عدد مکان پختہ قیمتی اندازاً ایک ہزار روپیہ ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں مذکورہ بالا زمین کی قیمت اندازاً دس ہزار روپیہ ہے اور بمعہ مکان کل جائیداد کی قیمت ۱۱۰۰۰/- روپیہ بنتی ہے جس میں سے میں نے اپنی بیوی مسماۃ سردار بیگم کو مبلغ ۱۰۰۰/- روپیہ اس کا مہر کا دینا ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمد ۱۵۰/- روپیہ ہے میں تاحیات اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر میری وفات کے وقت میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد ظفر علی B.A گواہ شد:۔ انوار احمد کاہلوں جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کلکتہ۔ گواہ شد ظفر احمد

نمبر ۷۹۶۶ منکہ حافظ عزیز احمد ولد میاں محمد حسین صاحب مرحوم قوم خواجہ پیشہ تجارت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چنیوٹ حال کلکتہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۱/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ چونکہ ہماری والدہ صاحبہ بفضلہ تعالیٰ زندہ ہے۔ اور جو ہماری چنیوٹ والی جائیداد یعنی ایک پختہ مکان رہائشی کا نصف حصہ اور دو قطعات زمین واقعہ چنیوٹ اور قادیان میں ۴ کنال زمین اور کلکتہ میں ایک کوٹھی رنگسازی اور پیٹرول کی دوکان میں نصف حصہ کی مالکہ ہیں۔ اور وہ چندہ عام دکان والی آمد سے باقاعدہ ادا کر رہی ہیں۔ اوپر والی جائیداد میں ہم تین بھائی حصہ دار ہیں موجودہ وقت میں مجھے پندرہ روپے ماہوار بطور جیب خرچ کے لئے ملتے ہیں میں نابینا بھی ہوں اسلئے دوسرے کاموں سے معذور ہوں۔ لہٰذا میں اپنے جیب خرچ میں سے دسواں حصہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ اور جب بھی جائیداد میرے قبضہ میں آئے گی اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر کوئی اور جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں کبھی کبھی معمولی تجارت بھی کر لیا کرتا ہوں۔ اگر اس سے بھی کوئی منافع ہوا۔ تو اس کا بھی دسواں حصہ داخل خزانہ کر دیا کرتا ہوں گا۔ العبد حافظ عزیز احمد نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ رشید احمد موصی ۴۲۱۷ برادر اصغر موصی گواہ شد محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۷ انسپکٹر بیت المال

نمبر ۸۱۴۳ منکہ سردار بیگم زوجہ شیخ محمد زین صاحب قوم شیخ قانونگو عمر ۴۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۱ء ساکن قادیان دارالبرکات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔ مہر مبلغ یکصد روپیہ زیور کوئی نہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ سردار بیگم موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ محمد شریف بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد علی محمد انسپکٹر وصایا

نمبر ۸۱۲۵ منکہ پیاری جان بیوہ میر اسلام خاں صاحب قوم گھگھورا عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن قادیان دارالرحمت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔ یکصد روپیہ نقد اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ پیاری جان نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ مبارکہ شوکت گواہ شد:۔ علی محمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۷۹۰۰ منکہ شاہ محمد ولد مراد صاحب قوم کمبوہ پیشہ زراعت عمر ۵۵ برس تاریخ بیعت خلافت ثانیہ ساکن کالیہ ڈاکخانہ چوٹلے ضلع شیخوپورہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ نومبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے:۔ اراضی ۱۵ گھماؤں مویشی دو بھینس قیمتی سات صد روپیہ نقد دو صد روپیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں میری وفات کے وقت جو جائیداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ جو رقم اس وصیت کردہ حصہ میں سے ادا کر دوں وہ اس سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد نشان انگوٹھا شاہ محمد۔ گواہ شد حاجی عیسیٰ سیکرٹری مال تحریک جدید۔ گواہ شد:۔ سید لال شاہ امیر جماعت ۳ نہ ضلع شیخوپورہ۔

32

نمبر ۸۲۴۱ منکہ محمد ابراہیم ولد مستری رحیم بخش صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ نجاری عمر ۴۱ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالرحمت قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۳/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد ایک مکان دو منزلہ محلہ دارالرحمت قادیان میں ہے جس میں دو کمرے ہیں اور موجودہ قیمت ڈیڑھ ہزار روپیہ کی ہے۔ اس کے علاوہ میں نجاری کا کام کرتا ہوں۔ جس کی آمد کا کوئی صحیح اندازہ نہیں ہے۔ البتہ میں ۲۰/ روپے ماہوار آمد کے حساب سے مبلغ ۲/ روپے ماہوار دسواں حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر جائیداد مزید ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ آمد کی کمی بیشی کی اطلاع کرتا رہوں گا۔ العبد: مستری محمد ابراہیم محلہ دارالرحمت قادیان۔ گواہ شد: عبدالحمید دارالفتوح قادیان۔ گواہ شد: محمد شریف ٹیلیفون اپریٹر گورداسپور۔

نمبر ۸۲۴۲ منکہ محمد لقمان ولد چودھری سلیمان صاحب قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع کریم پور P.O. نواں شہر ضلع جالندھر پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد جدی قریباً دس گھماؤں اراضی اور دو خام مکان موضع کریم پور میں ہیں جس کی قیمت دس ہزار روپیہ ہے۔ ا ۱۸ کنال زمین ۲۱۷۵/ روپیہ میں رہن ہے۔ میں اس جائیداد میں اپنی والدہ ماجدہ اور دو عزیز بھائیوں کے ساتھ شریک ہوں۔ میں اپنے حصہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرا گزارہ ملازمت پر ہے۔ مجھے بطور تنخواہ ۶۴/ روپے ماہوار ملتے ہیں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں جو ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی۔ العبد: محمد رمضان ساکن کریم پور۔ گواہ شد: احمد جہان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کٹنی۔ گواہ شد: شیخ عبدالکریم کٹنی C.P.

نمبر ۸۲۴۳ منکہ مرزا احمد افضل بیگ ولد مرزا افضل بیگ قوم مغل پیشہ ڈاکٹری عمر ۶۲ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۶ء ساکن قادیان P.O. خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں: میں اپنی جائیداد کے متعلق حسب ذیل وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱/۱۰ حصہ کی کرتا ہوں۔ میری جائیداد اراضی جو بطور رعیتی ملی ہے جو تقریباً ۵ بیگہ اراضی ہے جس کی قیمت ۵۰۰/ ہے اور جو زرعی اراضی موروثی و غیر موروثی پیدا کردہ میرے والد مرزا افضل بیگ صاحب مرحوم ہے جس کی ۶۰۰/ روپے کنال اراضی ہے جس میں سے ۱/۴ حصہ کا مالک ہوں جو اس وقت تنازعہ میں ہے۔ تقسیم کا مقدمہ ہوا ہے۔ قبضہ حاصل کرنے پر ۱/۱۰ حصہ کی وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ مکان حاجی دادا صاحب مرحوم کے دو مکانات ہیں جس میں میرا ۱/۴ حصہ ہے جس کی قیمت اندازاً ۲۵۰/ روپے ہے۔ اور ایک مکان بیرون لاہوری دروازہ قصور ہے جس کی قیمت اس وقت ۱۰۰۰/ روپے ہے۔ اور میری ماہوار

۴۴ آمد سر دست کوئی خاص نہیں ہے۔ اگر کوئی صورت آمدنی ہو تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد: مرزا احمد افضل بیگ بقلم خود۔ گواہ شد: فضل الدین ٹاؤن کمیٹی قادیان۔ گواہ شد: پیر عبدالعلی سپرنٹنڈنٹ چونگی۔ ٹاؤن کمیٹی قادیان۔

پاگل پن کی دوا:۔ وہ لوگ جو کہ پاگل ہو گئے ہوں۔ اور دماغ بالکل خراب ہو گیا ہو۔ یہاں تک کہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں۔ ہر چیز پھینکتے ہوں۔ ان کا علاج کیا ہوتا ہے کہ وہ پاگل خانہ میں بند کر دیتے جاتے ہیں اور صدہا علاج کرنے سے بھی برسوں اچھے نہیں ہوتے۔ ان کے والدین پاگل ہونے سے رنجیدہ خاطر رہتے ہوں۔ میں بہت زور کے ساتھ آپ کو مطلع کرتا ہوں کہ آپ فوراً یہ دوا منگا کر استعمال کرائیں۔ قطعی پندرہ روز میں صحت کامل ہو جائے گی۔ قیمت دس روپے (نوٹ) میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر لکھتا ہوں کہ یہ دوا حکمیہ فائدہ کرتی ہے۔ مولوی حکیم ثابت علی تیغ زبان محمود نگر ۵ لکھنؤ

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کیجئے (منیجر)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

حالات جنگ کی وجہ سے یہ بات نہایت ضروری ہو گئی ہے کہ سفر شروع کرنے سے پہلے تمام مسافروں کے پاس ان کے ٹکٹ موجود ہوں۔ ۱۵ اپریل ۱۹۴۵ء سے کسی ریلوے ملازم کو یہ حق نہ ہوگا کہ وہ کسی مسافر کو جس کے پاس ٹکٹ نہ ہو۔ ٹرین میں داخل ہونے کی اجازت دے۔ یہ دستور کہ گارڈ یا کوئی اور ریلوے کے عملہ کا کارکن ایسی صورت (مسافر کے پاس ٹکٹ نہ ہو) میں سرٹیفکیٹ دے دیتا ہے۔ ۱۵ اپریل سے ختم کر دیا جائیگا لہٰذا ان تمام مسافروں سے جو چوری چھپے بغیر ٹکٹ کے سفر کر رہے ہوں گے۔ پورا کرایہ معہ زائد کرایہ کے انڈین ریلوے ایکٹ کی تراداد کے مطابق وصول کیا جائے گا۔

جنرل منیجر

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سر درد کے مریض سستی کاشتکار اور اعصابی بیماریوں والے لوگ آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو **سرمہ ممیرا خاص** استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت فی تولہ ۶/ چھ ماشہ ۳/ تین ماشہ ۱۲/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

ضرورت رشتہ

دو لکھی پڑھی لڑکیوں کے لئے جن کی عمر ۱۴ ۱۶ برس ہے۔ اور امور خانہ داری سے پوری طرح واقف ہیں۔ دو اچھے رشتوں کی ضرورت ہے۔ جو انگریزی اعلیٰ تعلیم یافتہ برسر روزگار ہوں۔ اور پٹھان یوسف زئی خاندان سے تعلق رکھتے ہوں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

ڈاکٹر نثار احمد

۶ ماڈرن آئی ویر اند کرمر ینہ ہوٹل نئی دہلی

غیر مسلم اقوام کے لئے بیس ہزار روپیہ انعام

تمام غیر مسلم اقوام کی مذہبی کتب سے ثابت ہے کہ جب جب دنیا میں دھرم کو زوال آتا تھا تب تب ان کی اصلاح کے لئے ایک خدائی رہنما ظاہر کیا جاتا تھا۔ قرآن شریف سے یہی ربانی قانون ثابت ہے۔ خدائی رہنما ایک عظیم الشان نعمت ہوتا ہے۔ جس کی تعلیم سے انسان دونوں جہان میں فلاح پا سکتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوق میں یہ فضل مقدر کیا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے ولکل امۃ رسول یعنی ہر ایک قوم کے لئے ایک رسول ہے (سورہ ۱۰ آیت ۴۷) پھر یہ سلسلہ متواتر جاری رکھا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے ثم ارسلنا رسلنا تترا یعنی ہم اپنے رسول متواتر بھیجتے رہے (۴۴/۲۳) مگر اسلام کے پیشتر کے وہ تمام مذاہب صرف ایک ایک قوم اور ایک ایک ملک کے لئے تھے۔ اس لئے ان کی تعلیم بھی صرف اسی قوم کے لئے تھی۔ آخر وہ زمانہ آیا کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کی تمام اقوام کے لئے ایک مکمل اور عالمگیر مذہب اسلام مقدر فرمایا اور صاف صاف بتلا دیا کہ من یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین۔ یعنی جو کوئی اسلام کے سوائے دوسرا دین چاہے گا۔ وہ تو ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔ (۸۵/۳) اس کے بعد ان مذاہب کی تجدید کی ضرورت نہ رہی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ان میں اپنی طرف سے رسول مبعوث فرمانے کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے موقوف کر دیا

اگر کسی غیر مسلم کا یہ دعویٰ ہو کہ اب بھی ان میں یہ سلسلہ جاری ہے۔ تو اس ربانی منصب کے مدعی کو پبلک میں پیش کرو ہم بیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

حمیدیہ فارمیسی قادیان

ہر ایک مرض کیلئے ہمارے دیرینہ مجربات طلب کریں

پروپرائٹر: **حمیدیہ فارمیسی قادیان**

ضعف بصر کو بہت فائدہ ہوا

جناب محمد دین صاحب نمبردار چک نمبر ۲۷۰ فورٹ عباس سے لکھتے ہیں کہ "قبل ازیں جو شیشیاں **موتی سرمہ** کی منگوائیں جس سے سب کو بہت فائدہ ہوا۔ لہٰذا بذریعہ خط ہذا تولہ تولہ والی دو شیشیاں جلد بھیجئے"۔ سب مانتے ہیں کہ ضعف بصر۔ ککرے جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال ناخونہ گوہانجنی۔ شبکوری۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند وغیرہ غرضیکہ **موتی سرمہ** جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں **موتی سرمہ** کا استعمال رکھتے ہیں وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنہ محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ: منیجر نور احمد اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ماسکو ۱۰ اپریل- مارشل سٹالن کے ایک تازہ اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ روسی فوجوں نے مشرقی پرشیا کے دارالسلطنت کونگسبرگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہاں ۲۷ ہزار جرمن قید کئے گئے۔ جن میں کونگسبرگ کا جرمن کمانڈر بھی ہے۔ کونگسبرگ پر قبضہ کا مطلب یہ ہے۔ کہ مشرقی پرشیا کی لڑائی قریباً ختم ہو چکی ہے۔ اور اب اس محاذ سے بہت سی روسی فوجیں دوسرے محاذوں پر منتقل کی جا سکتی ہیں۔

ویانا کے وسطی علاقہ میں روسی فوجیں گھس گئی ہیں۔ اور شہر کی بعض اہم عمارتوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ کچھ اور دستوں نے ویانا کے شمال مشرق میں۔ لہ بستیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۱۰ اپریل- مغربی محاذ پر اتحادیوں نے اس ریلوے لائن کو کاٹ دیا ہے۔ جس کے ذریعہ گھری ہوئی جرمن فوجوں کو رسد پہنچتی ہے۔ بریمن کی طرف اتحادی پیشقدمی برابر جاری ہے۔ ہنوور کے مغرب میں ایک اتحادی دستہ نویں فوج سے ملنے کے لئے جنوب کی طرف مڑ گیا ہے۔ مقصد یہ ہے۔ کہ ہنوور کو تین طرف سے گھیر لیا جائے۔ اس وقت یہ شہر اتحادی فوجوں سے صرف تین میل کے فاصلہ پر ہے بعض دستے ہنوور کو ایک طرف چھوڑ کر کچھ آگے نکل گئے ہیں۔ پہلی اور تیسری امریکن فوجوں کو جو شاندار کامیابیاں ہوئی ہیں۔ ان سے وہ پورا پورا فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ تیسری فوج ایک ایسا مورچہ بنا رہی ہے۔ جس کا مغربی سرا چالیس میل پھیل چکا ہے۔ ایسن اور دردمنڈ کے شہروں پر قبضہ کیا جا چکا ہے۔ جب اتحادی ایسن میں داخل ہوئے۔ تو دیکھا کہ کرپ کے مشہور کارخانے اتحادی طیاروں کی بمباری کی وجہ سے اینٹوں کا ڈھیر بن چکے ہیں۔

واشنگٹن ۱۰ اپریل- جزیرہ اوکے ناوا کے جنوبی حصہ میں امریکن فوج کو کچھ اور کامیابی ہوئی ہے۔ جاپانی یہاں بہت سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ چین کے سمندر میں امریکن بمباروں نے جاپانی جہازوں کے ایک قافلہ پر حملہ کر کے دو جہاز ڈبو دیئے۔ اور دو کو نقصان پہنچایا۔

دہلی ۱۰ اپریل- آج سنٹرل اسمبلی میں ڈیفنس سیکرٹری نے بتایا۔ کہ جو ہندوستانی جرمنوں کی قید میں ہیں۔ جرمن ان کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرتے ہیں۔ جیسا کہ وہ امریکن اور برطانی قیدیوں سے کرتے ہیں۔ البتہ جو ہندوستانی جاپانی قید میں ہیں۔ ان کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ جاپانی ان کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہیں۔

کلکتہ ۱۰ اپریل- وسطی برما میں اتحادی فوج نے تھازی پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو رنگون مانڈلے ریلوے لائن پر واقع ہے۔

لنڈن ۱۰ اپریل- اتحادی ہوائی جہازوں نے کل بہت بڑی تعداد میں جرمنی پر حملہ کیا۔ اور کیل میں بحری ٹھکانوں کو سخت نقصان پہنچایا۔ برلین پر بھی حملہ کیا گیا۔

دہلی ۱۰ اپریل- سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ حکومت ہند نے اخبارات کے لئے کاغذ کا کوٹا بیس فی صدی اور بڑھا دیا ہے۔

لنڈن ۱۰ اپریل- شمالی اٹلی میں اڑھائی لاکھ جرمن فوج پھنس گئی ہے۔ دریائے پو کی وادی سے ایلپس تک اتحادی ہوائی جہازوں نے تمام سڑکیں اور ریلیں توڑ دی ہیں۔ اور درہ برنیر گذشتہ چار ماہ سے بند پڑا ہے۔

ماسکو ۱۰ اپریل- سوویٹ ریڈیو نے آسٹریا کے نام ایک اعلان نشر کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ روس آسٹریا کے کسی علاقہ پر قبضہ کا خواہاں نہیں۔ اور نہ وہ اس کے مجلسی نظام میں کوئی تبدیلی کرنا چاہتا ہے۔ بلکہ وہاں جمہوری حکومت قائم کرنے کا خواہشمند ہے۔ لوگوں سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے گھروں کو نہ چھوڑیں۔ اور جرمنوں کو ویانا سے مشینری نہ نکالنے دیں۔

دہلی ۱۰ اپریل- سرکاری اندازہ کے مطابق ہندوستان کی ریلویز ہر ماہ ۱۱ لاکھ ۶۲ ہزار ٹن فوجی سامان ایک سے دوسری جگہ پہنچاتی ہیں۔ اور ہر ماہ ۵½ لاکھ فوجی گاڑیوں میں سفر کرتے ہیں۔

دہلی ۱۰ اپریل- مسٹر جناح نے اعلان کیا ہے۔ کہ پچھلے دنوں کثرت کار کی وجہ سے میری صحت پر بہت برا اثر پڑا ہے۔ اور ڈاکٹری مشورہ کے مطابق میں تین ماہ مکمل طور پر آرام کرنا چاہتا ہوں۔ میں کسی خاص مرض یا ناقابل علاج عارضہ میں مبتلا نہیں ہوں۔

نیویارک ۱۰ اپریل- امریکن بحری فوجوں کے کمانڈر جنرل سٹلویل نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ جاپان جنگ کے آغاز کے مقابلہ میں اس وقت زیادہ مضبوط ہے۔ بے شک ہم نے اسے بہت نقصان پہنچایا۔ اور سمندر پر اقتدار حاصل کر لیا ہے۔ مگر اس سے اس کے رسل و رسائل کی لائنیں چھوٹی ہو گئی ہیں۔ اور ہماری بڑی ہو گئی ہیں۔ دشمن لڑائی کے بغیر کسی علاقہ کو خالی نہیں کرے گا۔ اور تجربہ بتاتا ہے۔ کہ جاپانی آخر دم تک لڑینگے۔

واشنگٹن ۱۰ اپریل- جاپان کے نئے وزیر اعظم ایڈمیرل سوزوکی نے اپنی پہلی براڈکاسٹ تقریر میں کہا۔ کہ جنگی صورت حالات امید افزا نہیں ہے۔ اور ہمارے لئے صرف ایک ہی رستہ کھلا ہے۔ کہ قوم کی ساری طاقت کو مجتمع کیا جائے۔ اگر ہم مایوسانہ جرأت سے کام لیں۔ اور موت کا دلیری سے مقابلہ کریں۔ تو دشمن کو ضرور کچل دینگے۔

لنڈن ۱۰ اپریل- یہاں کے سیاسی حلقوں میں یہ خبر گرم ہے۔ کہ جنگ بند کرنے کے لئے اتحادیوں اور جرمنوں میں بات چیت شروع ہو چکی ہے۔ جس کی ابتداء جرمن لیڈروں کی گفتگو بعض اطالوی لیڈروں کے ذریعہ شروع ہوئی ہے۔

انبالہ ۱۰ اپریل- ضلع ہذا کے گاؤں دکھڑی میں ہندو راجپوتوں نے ۲۵ ہریجنوں پر جن میں بعض عورتیں بھی تھیں۔ حملہ کر کے ایک کو ہلاک اور کئی ایک کو سخت مجروح کر دیا۔ ان غریبوں کا قصور یہ تھا۔ کہ انہوں نے بیگار دینے سے انکار کر دیا تھا۔

واشنگٹن ۱۰ اپریل- سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گذشتہ چودہ روز میں اتحادیوں نے مغربی محاذ پر اڑھائی لاکھ جرمنوں کو قید کیا۔ فرانس میں اترنے سے لیکر اب تک تیرہ لاکھ ۴۱ ہزار جرمن پکڑے جا چکے ہیں۔

لنڈن ۱۰ اپریل- جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ جنگ ختم ہونے پر گوریلا جنگ کے لئے جرمنی میں جو خفیہ انجمنیں قائم کی گئی ہیں۔ انہوں نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ اور وہ اس وقت بھی جنگ میں حصہ لے رہی ہیں۔

لنڈن ۱۰ اپریل- مغربی محاذ کے شمالی علاقہ میں کینیڈین دستے دس میل آگے بڑھ گئے۔ اور اب وہ ایمڈن کی مشہور بندرگاہ سے صرف ۲۵ میل دور ہیں۔ یہ دستے جنوب کی طرف سے ایمڈن پر بڑھ رہے ہیں۔ امریکن فوج نے بریمن کے جنوبی علاقہ میں سولہ میل لمبا مورچہ سنبھال رکھا ہے۔ ۱۱ ویں بکتر بند برطانی ڈویژن نے نیسنبرگ میں دشمن سے ہتھیار رکھوا لئے ہیں۔ جو بریمن اور ہنوور کے درمیان بڑے کام کی جگہ ہے۔ روہر میں گھری ہوئی جرمن فوج کے گرد گھیرا تنگ تر کیا جا رہا ہے۔ جرمن ایسن کے کھنڈرات میں کٹ کٹ کر لڑ رہے ہیں۔

ویانا میں روسی فوج نے شہر کے قریباً نصف حصہ کو دشمن سے خالی کرا لیا ہے۔ پارلیمنٹ کی عمارت اور سٹی ہال بھی روسی قبضہ میں آچکا ہے۔

واشنگٹن ۱۰ اپریل- ٹوکیو ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ امریکن فوج اوکے ناوا کے مشرق کی طرف ایک اور جزیرہ پر اتر گئی ہے۔ جنرل میکارتھر کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ فلپائن میں لینگولیٹ کی خلیج کا علاقہ دشمن سے صاف اور اس کے رسد کے بہت سے ذخائر پر قبضہ کر لیا گیا۔

کلکتہ ۱۰ اپریل- تھازی ریلوے جنکشن جس پر اتحادی قبضہ ہوا ہے۔ ہوائی کے رستہ رنگون سے ۳۰۶ میل پر ہے۔ تھازی کے جنوب میں کئی جاپانی ٹینک مقابلہ کر رہے ہیں۔ پکوکو کے جنوب مشرق کی طرف گھرے ہوئے جاپانی دستوں کا صفایا کر دیا گیا ہے۔ کل اتحادی بمباروں نے بنکاک کے علاقہ میں دو ہوائی میدانوں پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ اور دشمن کے ۱۹ ہوائی جہاز زمین پر برباد کر دیئے۔ رنگون پروم ریلوے کے ایک پل کو بھی نقصان پہنچا۔ تیل کے میدان والے علاقہ میں دشمن کی چوکیوں پر بھی بمباری کی۔ اور تھازی کے علاقہ میں جاپانی چوکیوں پر راکٹ بم پھینکے۔

لنڈن ۱۰ اپریل- یہ خبر پھیل رہی ہے۔ کہ روس اور بلغاریہ کی فوجیں ترکی کی سرحد پر جمع ہو گئی ہیں۔ مبصرین کی رائے ہے۔ کہ اگر یہ خبر صحیح ہے۔ تو سان فرانسسکو کانفرنس کے سلسلہ میں زبردست پیچیدگیاں پیدا ہو جائینگی۔

لنڈن ۱۰ اپریل- امریکن بحری فوج کے کمانڈر انچیف نے ایک اعلان میں کہا۔ کہ بحر الکاہل کے جن اڈوں پر جنگ کے دوران میں امریکہ نے قبضہ کیا ہے۔ ان پر اس کا کنٹرول رہنا لازمی ہے۔ برطانی سیاسی مبصر اس اعلان سے حیران رہ گئے ہیں۔